

شہیدِ کربلا

نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول

سیدنا
رضی اللہ عنہ
حسین بن علی
ؑ

احوال و سوانح ○ مختصر تعارف و حدیث

أَبُو رِيحَانٍ ضِيَاءُ الرَّحْمَنِ فَارُوقِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نواسہ رسول

جگر گوشہ بتول

شہید کربلا

حضرت سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ

ابتدائی تعارف

حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ الزہراءؑ کے دوسرے صاحبزادے ہیں آپ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت فاطمہؑ اور حضرت حسنؑ کی طرح بے انتہا محبت کرتے تھے۔ آپ کبھی ان کو گود میں اٹھاتے کبھی کندھے پر بٹھاتے کبھی ہونٹوں پر بوسہ دیتے رخسار چومتے۔

ولادت :- حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے گیارہ ماہ بعد ۳ شعبان ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی ولادت کی خبر سن کر آنحضرت ﷺ حضرت فاطمہؑ کے گھر تشریف لے آئے۔ کلن میں اذان دی پھر حضرت فاطمہؑ کو عقیقہ کرنے اور سر کے بالوں کے برابر چاندی خیرات کرنے کی تلقین فرمائی۔

کنیت اور القاب :- آپ کی کنیت ابو عبد اللہ اور القاب میں سیدہ شہیر، شہید، سبط، اصغر اور ریحانۃ النبی مشہور ہیں۔

اولاد :- سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شلوایاں کیں جن سے متعدد اولادیں ہوئیں۔ اولاد نرینہ میں سے صرف ایک علی رضی اللہ عنہ بن الحسین رضی اللہ عنہ (جو زین العابدین کے لقب سے مشہور ہیں) باقی بچے اور انہیں سے نسل چلی۔ ایک نوجوان فرزند علی اکبر رضی اللہ عنہ اور ایک شیر خوار صاحبزادے علی اصغر رضی اللہ عنہ واقعہ کربلا میں شہید ہو گئے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ایک فرزند عبد اللہ بن حسین رضی اللہ عنہ نے بھی کربلا میں شہادت پائی۔ صاحبزادوں کی تعداد اکثر اہل میر نے تین بتائی ہے کیونکہ فاطمہ اور زینب۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

..... سید اشباب اہل الجنۃ الحسن والحسین
ترجمہ: جنت والوں کے جوانوں کے سردار حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔
(از مشکوٰۃ)

..... حسین منی وانا من الحسین احب اللہ من احب حسینا
ترجمہ: حسن مجھ سے ہے میں حسین سے ہوں جو حسین سے محبت کرے اللہ اس سے محبت کرے۔ حسین میری اولاد کی اولاد ہے۔
(از تفسیر)

..... ریحان الدنیا والاخرۃ الحسن والحسین

ترجمہ: دنیا اور آخرت کے پھول حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں۔ (ریاض النفرۃ)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ

عہد خلفاء ثلاثہ میں

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ :-

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بجد عزت کرتے تھے حضرت حسین رضی اللہ عنہ بچپن میں جب پہلی مرتبہ حضرت صدیق کے سامنے لائے گئے تو آپ نے فرمایا۔ ابننا لعلی شبہا لنبی ینا علی کا ہے مشابہہ نبی اللہ ﷺ کے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلیفہ بنے تو حیرہ کی فتح کے بعد جو خالد بن ولید کے ہاتھوں فتح ہوا تھا مل غنیمت میں سے ایک نہایت بیش قیمت چادر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ہدیہ میں بھیجی تو آپ نے اسے بخوشی قبول فرمایا۔ (فتوح البلدان ص ۲۵۴ بلاذری)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ :-

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لئے ۵۰۵ ہزار درہم و خلیفہ ان کے باپ اور بدری صحابہ کے برابر مقرر کیا۔ (شرح معانی الآثار طحاوی ص ۱۸۱ ج ۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فتوح مدائن کے مال غنیمت میں ایک لڑکی شاہ جہان کو جو بعد میں شہزادہ کسلانی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو عطیہ میں دی اور اسی سے بعد میں حضرت زین العابدین پیدا ہوئے۔ (شیعہ کتب تاریخ التواریخ ص ۳ ج ۱۰)

اسلامی فتوحات میں ایک مرتبہ کپڑا آیا اس میں حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کے موافق کوئی پوشاک نہ ملی تو آپ نے خصوصی طور پر علاقہ یمن کی طرف آدی روانہ کیا وہاں سے مناسب لباس آیا تو حضرت حسنین رضی اللہ عنہما نے اسے زیب تن کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب میری طبیعت خوش ہوئی ہے۔

(کنز العمال ص ۱۰۶ ج ۷ البدایہ ص ۲۰۷ ج ۸)

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین :-

خاندان بنی ہاشم کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ متعدد رشتے ہوئے طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی فاطمہؓ کا نکاح سیدنا عثمان بن عفان کے پوتے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے ساتھ ہوا۔ (طبقات ص ۳۳۷ ج ۷)

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت سیکنہؓ بنت حسین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پوتے زید بن عمرو بن عثمان کے نکاح میں تھیں۔

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

کے چند خطبات کے اہم اقتباسات

شیعہ کتب کی زبان میں

..... اے شیث بن ربیع، اے حجاز بن الجرح! اے قیس، اے زید بن الحرث! کیا تم نے مجھے نہیں لکھا تھا کہ پھل پک گئے زمین سرسبز ہو گئی نہریں ابل پڑیں اگر آپ ہمارے پاس آئیں گے تو اپنی فوج جزار کے پاس آئیں گے جلد آئیے.....

(خلاۃ المصاب ص ۱۳۸)

..... تم پر اور تمہارے ارادہ پر لعنت ہو۔ اے یوفایان جفاکار غدارو، تم پر وائے ہو، تم نے ہنگامہ اضطراب برپا کیا، اور جب میں تمہارا کہنا مان کر تمہاری نصرت اور ہدایت کے لئے آیا تو تم نے شمشیر کینہ مجھ پر کھینچی اپنے دشمنوں کو تم نے یادری اور مددگاری کی اور اپنے دوستوں سے دستبردار ہوئے۔

(جلاء العیون ص ۱۸۲ ج ۲ مطبوعہ لاہور)

..... حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آپ نے سنی تو بے ساختہ فرمایا۔ قد خذلنا شیعتنا ہمارے شیعوں نے ہم کو ذلیل کر دیا۔

(از خلاصۃ المسائب ص ۴۹)

..... شہادت کے روز دسویں محرم کا مشہور خطبہ :-

افسوس ہو تم پر اے کونہ کیا تم بھول گئے اپنے خطوں کو اور وہ وعدے جو تم نے کئے تھے اور خدا تعالیٰ کو ان پر گواہ ٹھہرایا تھا۔ افسوس ہو تم نے لکھا تھا کہ اہل بیت آئیں ہم ان کی مدد اور پیروی میں جانیں تک فدا کر دیں گے۔ پھر جب ہم آئے تو پھر ہم کو ابن زیاد کے حوالے کر رہے ہو۔ اور ان پر دریائے فرات کا پانی بند کرتے ہو واقعی تم اپنے نبیؐ کے برے اخلاف ہو کہ ان کی اولاد کے ساتھ یہ سلوک کرتے ہو، خدا تعالیٰ تم کو قیامت کے دن سیراب نہ کرے یعنی پانی نہ دے۔

(زنج عظیم بحوالہ تاریخ التواریخ ص ۳۳۵)

واقعہ کربلا

۴۰ پیادہ، ۳۲ سوار، ۲۱ افراد اہل بیت، عمرو بن خالد،

عبدالرحمن بن عرو، وقاص بن مالک، کنانہ بن

عتیق، قیس بن ربیع، عمار بن ابی الاسلام، سعود بن حجاج، زحیر بن حسان، عبداللہ بن

عمرو، وہب بن عبد، مسلم بن عجلہ، شبیر بن عمر، محمد بن حنظلہ، قاسم بن حبیب، یزید

ثبت، حبیب بن مطاہر۔

معرکہ کربلا کے شرکاء:-

حضرت معاویہؓ کی وفات پر جب یزید مسند اقتدار پر

متمکن ہوا تو حضرت حسینؓ نے نیک نیتی اور

دیانتداری سے بیعت سے انکار کیا اسی اثناء میں شیطان کوفہ سے سلیمان بن خزاعی نے

کوفہ کی میٹنگ میں کہا تم ان کے اور ان کے بزرگوار کے شیعہ ہو اگر تم ان کی بیعت کر

سکو گے تو ان کو عریضہ لکھ کر بلاؤ۔ پھر ایک عریضہ حضرت حسینؓ کی خدمت میں

لکھا۔ (جلاء العیون ص ۱۳۸)

مختصر واقعہ کربلا:-

یہاں تک کہ چھ سو خطوط حضرت حسینؓ کے پاس پہنچے اور متعدد قاصد

حضرت کے پاس جمع ہو گئے اور آخر تک بارہ ہزار خطوط کوفہ سے یہاں پہنچے ان خطوط کے

جواب میں حضرت حسینؓ نے اہل کوفہ کو جواب لکھا میں تمہارے پاس مسلم بن

عقیل کو بھیجتا ہوں۔ اگر مسلم مجھے لکھیں تو میں بت جلد تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا۔

جب حضرت حسینؓ کے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کوفہ پہنچے تو اٹھارہ ہزار

کوفی شیعوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر اچانک دوسرے روز ہزاروں آدمیوں نے

منہ پھیر لیا۔ اور شام تک صرف تیس اور پھر دس آدمی کے آپ کے ساتھ رہ گئے۔

(جلاء العیون ص ۱۳۳-۱۶۳ ج ۲)

چند دنوں کے بعد حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ مسلم بن عقیل ہانی بن عروہ، عبداللہ بن مقلہ کو شہید کر دیا گیا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے افسردگی میں فرمایا۔ ہمارے شیعوں نے ہماری نصرت سے ہاتھ اٹھالیا ہے۔ (جلاء العیون ص ۲۷۳ ج ۲)

امام زین العابدین سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو باصرار کہا کہ اہل کوفہ یونہی ان کے پاس نہ جائیں مگر آپ نے جانے کا ارادہ ترک نہ فرمایا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ جب کوفہ پہنچے تو تیس ہزار عراقیوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی لیکن دوسرے ہی روز بیعت کرنے والوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر تلوار کھینچی اور ہنوز بیعت ان کی گردنوں میں تھی کہ انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو دمشق جانے والے راستے کر بلا کے مقام پر دس محرم کو نہایت بے دردی اور مظلومیت کے ساتھ ذبح کر دیا اور اسلامی تاریخ کے اوراق پر یہ عظیم حادثہ ثبت ہو گیا۔

قاتلان حسین رضی اللہ عنہ کی شناخت :-

معمر کے کر بلا کے مشہور شہداء ہیں جو خاندان نبوت کے دیگر افراد اس معرکے کے مرکزی کردار تھے ان میں حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے خطبات کے چند اقتباسات آپ نے اوپر ملاحظہ کئے ذیل میں دیگر مدعیان کے بیانات کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں اگر ناظرین بغور ان کا مطالعہ کریں گے تو واضح طور پر قاتلین کی شناخت ہو جائے گی۔

حضرت زین العابدین کا بیان :-

صحبت، صحبت اے غدارو، مکارو، تمہاری مرادیں پوری نہ ہوں، کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی فریب دو، جیسے تم نے میرے باپ دادا کو اس سے قتل فریب دیا۔

(احتجاج طبری ص ۱۸۳)

جب کریم سے روانہ ہو کر اسیران اہل

حضرت زینبؓ بنت علیؓ کا بیان :-

بیت حسینؓ کو فہ میں داخل ہوئے تو

کوفہ کی عورتوں اور مردوں نے رونا پینا شروع کر دیا۔ حضرت حسینؓ کی ہمیشہ حضرت زینبؓ نے رونا پینے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے اہل کوفہ کس وجہ سے تم روتے ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ خدا تم سے پوچھیں گے تم نے میری اولاد اور اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ تم ہم پر گریہ و نالہ کرتے ہو حالانکہ تم نے خود ہی ہم کو قتل کیا ہے۔

(جلاء العیون ۵۰۳)

اے اہل کوفہ تم نے ہم کو قتل کرنا حلال

فاطمہ بنت حسینؓ کا بیان :-

جانا ہمارے مال کو لوٹا تمہاری سواروں

(احتجاج طبری ص ۱۵۷)

سے اہل بیت کا خون نچک رہا ہے۔

جب کوئی عورتیں اہل بیت پر رونے

حضرت ام کلثومؓ بنت علیؓ کا بیان :-

لیں تو ام کلثومؓ نے محل سے آواز

دی۔ اے زنان کوفہ تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا پھر..... پھر تم کیوں روتی ہو۔

(جلاء العیون ص ۵۰۷)

معرکہ کریم میں شہید ہونے والے خاندان نبوت کے افراد :-

سعد غلام حضرت علیؓ، جبر غلام حضرت حسینؓ، عبد اللہ بن عقیل، عبد الرحمن

بن عقیل، جعفر بن عقیل، عبد اللہ بن مسلم، محمد بن عبد اللہ، عون بن عبد اللہ، ابو بکر

بن حضرت حسینؑ، عثمان بن حضرت حسنؑ، عمر بن حضرت حسنؑ، عبد اللہ بن حضرت حسنؑ، محمد بن علیؑ، عثمان بن علیؑ، زین العابدین بن حسینؑ، علی اکبر بن حسینؑ، علی اصغر بن حسینؑ، عبد اللہ بن علیؑ، جعفر بن علیؑ، عبد اللہ بن حسنؑ، محمد بن سعد۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صفات و کمالات

سیدنا حضرت حسینؑ نے خانوادہ نبویؐ میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے معدن فضل و کمال بن گئے تھے۔ چونکہ عہد رسالت میں کس نہ تھے۔ اس لئے جناب رسالت مآب ﷺ سے براہ راست سنی ہوئی مرویات کی تعداد صرف آٹھ ہے۔ البتہ بالواسطہ روایت کی تعداد کافی ہے۔ حضورؐ کے علاوہ انہوں نے جن بزرگوں سے احادیث روایت کی ہیں ان میں حضرت علیؑ، حضرت عمر فاروقؑ، حضرت فاطمہؑ، حضرت ہندؑ، بن ابی ہالہ کے اسماء گرامی قابل ذکر ہیں ان کے رداۃ میں برادر بزرگ حضرت حسنؑ، صاحبزادے حضرت علی زین العابدینؑ، صاحبزادیاں حضرت سیکزہؑ و حضرت فاطمہؑ پوتے حضرت محمد باقرؑ، شعی "عکرمہ" سنان، بن ابی سنان عبد اللہؑ، بن عمرو بن عثمانؑ، فروزق شاعر وغیرہ شامل ہیں۔

تمام ارباب سیر نے سیدنا حضرت حسینؑ کے فضل و کمال کا اعتراف کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ بڑے فاضل تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ قضاء و افتاء میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ سیدنا حضرت حسینؑ نے ان کے آغوش تربیت میں پرورش پائی تھی۔ اس لئے وہ مسند افتاء پر فائز ہو گئے تھے اور اکابر مدینہ مشکل مسائل میں ان کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن زبیرؑ نے ان سے پوچھا کہ قیدی کو رہا کرانے کا فرض کس پر عائد ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا ان لوگوں پر جن کی

حمایت میں وہ لڑا ہو۔ ایک اور موقع پر ابن زبیرؓ نے ان سے استثناء کیا کہ شیر خوار بچہ کا وظیفہ کب واجب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا پیدائش کے فوراً بعد جب بچے کے منہ سے آواز نکلتی ہے۔ اس کا وظیفہ واجب ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت حسینؓ دینی علوم کے علاوہ اس عہد کے عرب کے مروجہ علوم میں بھی پوری دسترس رکھتے تھے۔ ان کے تبحر علمی، علم و حکمت اور فصاحت و بلاغت کا اندازہ ابن کے خطبات سے کیا جاسکتا ہے جن میں سے کچھ آج بھی کتب سیر میں محفوظ ہیں۔

فضائل اخلاق کے اعتبار سے سیدنا حسینؓ پیکر محاسن تھے عبادت و ریاضت ان کا معمول تھا۔ قائم اللیل اور دائم الصوم تھے فرض نمازوں کے علاوہ بکثرت نوافل پڑھتے تھے۔ ان کے فرزند حضرت علی زین العابدینؓ کا بیان ہے کہ وہ شب و روز میں ایک ایک ہزار نمازیں (نوافل) پڑھ ڈالتے تھے۔ روزے بکثرت رکھتے تھے اور سلاوہ غذا سے انظار فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک ضرور ختم کرتے۔ حج بھی بکثرت کرتے تھے اور وہ بھی بالعموم پیادہ۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے پچیس حج پیادہ کئے۔ (تہذیب الاسلام امام نوویؒ)

ذریعہ معاش

سیدنا حضرت حسینؓ مالی حیثیت سے نہایت آسودہ حال تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے عہد خلافت میں ۵ ہزار ماہانہ وظیفہ مقرر کیا تھا۔ جو انہیں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے زمانہ تک برابر ملتا رہتا۔ سیدنا حضرت حسنؓ نے خلافت سے دست برداری کے وقت امیر معاویہؓ سے ان کے لئے دو لاکھ سلامانہ مقرر کرا دیئے تھے۔ اس مرفہ الحالی کے باوجود ان کی زندگی پر فقر و زہد کا اثر نمایاں تھا۔ اپنا مال

کثرت سے راہ خدا میں لٹاتے رہتے تھے کوئی سائل ان کے در سے خلل ہاتھ نہ جاتا تھا۔ بعض مرتبہ غریا کے گھروں پر خود کھانا پہنچاتے تھے اگر کسی قرض دار کی سقیم حالت کا پتہ چلتا تو خود اس کا قرض ادا کر دیتے تھے۔

سخاوت اور دریا دلی

ایک دفعہ نماز میں مشغول تھے۔ کہ گلی میں ایک سائل کی آواز کانوں میں پڑی۔ جلدی جلدی نماز ختم کر کے باہر نکلے۔ صدائے والے سائل کی خستہ حالی دیکھی تو اپنے خلوم قبر کو آواز دی، وہ حاضر ہوئے تو پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کچھ باقی رہ گیا ہے؟ قبر نے جواب دیا، آپ نے دو سو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے تھے وہ ابھی تقسیم نہیں کئے گئے ہیں فرمایا یہ ساری رقم لے آؤ اہل بیت سے زیادہ ایک مستحق آیا ہے قبر نے دو سو درہم لا کر پیش کئے تو سب کے سب سائل کو دے دیئے اور ساتھ ہی معذرت کی کہ اس وقت میرا ہاتھ خلل ہے اس سے زیادہ خدمت نہیں کر سکا۔

صدقات و خیرات کے علاوہ اہل علم اور شعراء کی سرپرستی بھی کرتے تھے اور ان کو انعام کے طور پر بڑی بڑی رقوں سے نوازتے رہتے تھے۔

سیدنا حسین جھڑکی کی مجالس وقار اور متانت کا مرقع ہوتی تھیں۔ لوگ ان کا حد سے زیادہ احترام کرتے تھے اور ان کے سامنے ایسے سکون اور خاموشی سے بیٹھتے تھے کہ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں اور وقار متانت اور بلندی مرتبت کے باوجود سیدنا حسین تکممت اور خود پسندی سے کوسوں دور تھے اور بے حد حلیم الطبع اور منکسر المزاج تھے نہایت کم حیثیت کے لوگوں سے بھی خندہ پیشانی سے ملتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی طرف جا رہے تھے راستے میں کچھ فقراء کھانا کھا رہے تھے انہوں نے حضرت حسین

جیٹھ کو دیکھ کر اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ آپ سواری سے اتر پڑے اور فرمایا۔

ان اللہ لایحب المتکبرین

(بیشک اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)

پھر ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا۔ فارغ ہوئے تو ان سب کو دعوت پر بلایا۔ جب وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے گھر والوں کو حکم دیا جو کچھ ذخیرہ ہے وہ سب بجھوا دو۔

ذریں اقوال

ارباب سیر نے سیدنا حضرت حسین جیٹھ کے بت سے کلمات طیبات نقل کئے ہیں جو دانش و حکمت اور چند موعظت کا خزینہ ہیں۔ ان میں سے کچھ ہیں۔

(۱)..... جلد بازی نادانی ہے۔

(۲)..... حلم زینت ہے۔

(۳)..... صلہ رحمی نعمت ہے

(۴)..... راست بازی عزت ہے۔

(۵)..... جھوٹ عجز ہے۔

(۶)..... بکل افلاس ہے۔

(۷)..... سخاوت دولت مندی ہے۔

(۸)..... نرمی عقل مندی ہے۔

(۹)..... رازداری امانت ہے۔

(۱۰)..... حسن خلق عبادت ہے۔

(۱۱)..... عمل تجربہ ہے۔

(۱۲)..... امداد دوستی ہے۔

- (۱۳)..... اچھے کام کرتے رہو مگر دل سے۔
- (۱۴)..... ایسا کام جو تم نے نہیں کیا اس کا شمار نہ کرو۔
- (۱۵)..... حاجت مند نے تم سے سوال کر کے اپنی آبرو کا خیال نہ رکھا تو تم اس کی حاجت روائی کر کے اپنی آبرو قائم رکھو۔
- (۱۶)..... جو اپنے بھائی کی دنیاوی مصیبت میں کام آیا تو اللہ اس کی آخرت کی مصیبت دور کرتا ہے۔
- (۱۷)..... سب سے زیادہ معافی دینے والا وہ ہے جو بدلہ لینے کی قدرت رکھتا ہو اور پھر بدلہ نہ لے۔
- (۱۸)..... اپنی زیادہ تعریف کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔
- (۱۹)..... عطا کے ذریعے نیک نامی حاصل کرو۔
- (۲۰)..... مگر اسی سے شہرت پیدا نہ کرو۔
- (۲۱)..... جو سخاوت کرتا ہے سردار بنتا ہے۔ جو کجی کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے۔
- (۲۲)..... سب سے زیادہ بخشنے والا وہ ہے جو ایسے لوگوں کو بھی دیتا ہے جن سے ملنے کی امید نہ تھی۔
- (۲۳)..... جو کسی پر احسان کرتا ہے تو خدا اس پر احسان کرتا ہے۔ اور خدا احسان کرنے والوں کو دوست بنالیتا ہے۔
- (۲۴)..... سب سے زیادہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے جو ایسے شخص سے صلہ رحمی کرے جس نے اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کی ہو۔
- (۲۵)..... اگر کسی کے ساتھ نیک سلوک کیا اور دوسرا اس کے ساتھ ایسا نہ کر سکا تو اللہ اس کا نیک بدلہ دیتا ہے۔

مورخ یعقوبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت حسینؑ نے حضرت حسنؑ

بصری" سے چند اخلاقی باتیں کہیں۔ وہ انہیں سن کر بہت حیران ہوئے۔ سیدنا حسینؑ
سے جان پہچان نہیں تھی۔ جب وہ چلے گئے تو لوگوں سے پوچھا یہ کون تھے۔

جواب ملا حسینؑ بن علیؑ

یہ سن کر حضرت حسن بصریؑ بے ساختہ بولے تم نے میری مشکل حل کر دی۔ یعنی
اب حیرت کی کوئی بات نہیں۔

حضرت حسینؑ اور خاندان نبوتؑ

کے بارے میں سپاہ صحابہ کا نقطہ نظر

حضرت حسینؑ اور خاندان نبوتؑ کے بارے میں سپاہ صحابہ کا عقیدہ ہے کہ
کوئی شخص جو ان کے بارے میں کدورت یا بغض رکھے اس کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔
صحابہ دشمنوں نے خاندان نبوتؑ سے محبت کی آڑ میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ
ؓ، حضرت عثمانؓ اور تمام صحابہ کرامؓ کو کافر و مرتد لکھا اس لیے ان کا "محبت
اہل بیت" کا دعویٰ ہم تسلیم نہیں کرتے۔ صحابہ کرامؓ اور خاندان نبوتؑ کے تعلقات
کتنے خوشگوار تھے۔ اس کا ذکر قرآنی آیت "رحماء منعم" میں موجود ہے۔

سپاہ صحابہ اور دنیا بھر کے اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ اور خاندان نبوتؑ
اسلام کی دو آنکھیں ہیں۔ ان سے بغض کفر ہے۔ ان سے محبت عین ایمان ہے۔

ان میں سے کسی ایک کے بارے میں دل میں میل رکھنا ضلالت و گمراہی ہے۔ جو
شخص ان میں کسی کو بھی کافریا منافق کہے گا۔ اس پر کافر کا اطلاق ہو گا۔ کیونکہ وہ ساڑھے
سات سو قرآنی آیات کی تکذیب کر رہا ہے۔